مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی شکایت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحب۔ خان مسعود احمد خان صاحب۔ اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب لاہور سے آج واپس آ گئے ہیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور دوران سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ دُعائے صحت کی جائے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ سے دُور رہنا انتہائی بدقسمتی ہے

ور دیکھو دُنیا چند روزہ ہے کسیکو بقا نہیں۔ اور یہ دُنیا اور اس کا جاہ جلال کسی کے ساتھ ہمیشہ نہیں رہنے والے۔ چاہیئے کہ اس وقت جو اللہ تعالےٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اس کو سمجھا جائے۔ اگر وُہ درحقیقت خدا ہی کی طرف سے ہے۔ تو اس سے دُور رہنا کیسی بدقسمتی کا موجب ہوگا۔ وقت نازک ہے۔ دُنیا نے جس امر کو سمجھنا چاہیئے تھا۔ اُسے نہیں سمجھا۔ اور جس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے تھی۔ اس کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ خدا کے فرستادہ کی تلاش ضروری تھی۔ دیکھو دنیوی ضرورتوں کے واسطے کس طرح دُنیا کوشش کرتی اور جانکاہ محنتوں سے ان کے حصول کے ذریعہ کو سوچتی ہے۔ مگر دین کیا ایسا ہی گیا گزرا امر ہے۔ کہ اس کے واسطے اتنی بھی تکلیف نہ برداشت کی جائے۔ کہ چند روز کے واسطے ایک جگہ رہ کر اسلام کی تحقیق کی جائے ایک بیمار انسان جب کسی مریض کے پاس جاتا ہے۔ تو مرض کی اگر طبیب تشخیص کر بھی لے۔ تو معالجہ میں بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا دوا دی جائے۔ ایک شہر میں پہونچکر انسان پھر بھی کسی خاص جگہ پر پہونچنے کے واسطے کسی راہبر کا محتاج ہوتا ہے۔ تو کیا دین کی راہ معلوم کرنے اور خدا کی مرضی پانے کے واسطے انسانی ڈھکوسلے کام آسکتے ہیں۔ اور کیا صرف سفلی عقل کافی ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں جب تک اللہ تعالےٰ خود اپنی راہ کو نہ بتلائے۔ اور اپنی مرضی کے وسائل کے حصول کے ذریعہ سے مطلع نہ کرے۔ تب تک انسان کچھ کر نہیں سکتا۔ دیکھو جب تک آسمان سے پانی نازل نہ ہو۔ زمین بھی اپنا سبزہ نہیں نکالتی۔ گو بیج اس میں موجود ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ زمین کا پانی بھی دُور چلا جاتا ہے۔ تو کیا اس پانی اور بارش کے بغیر [illegible] روحانی زمین سرسبز ہو جاتی اور بار آور ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں خدا کے الہام کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو یہ جو اتنے بڑے عاقل کہلاتے ہیں اور بڑے موجد ہیں۔ آئے دن تار نکلتی ہے۔ ریل بنتی ہے۔ اور انسانی عقل کو حیران کر دینے والے کام کئے جاتے ہیں۔ کیا ان کی عقل کے برابر بھی کوئی اور عقل ہے۔ جب ایسے عاقل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک عاجز انسان کو جو ایک عورت کے پیٹ سے عام لڑکوں کی طرح سے پیدا ہوا تھا۔ اور اسی طرح عوارض وغیرہ کا نشانہ بنا رہا۔ اور کھاتا پیتا سب کچھ کرتا ہوا یہودیوں کے ہاتھ سے سولی پر چڑھایا گیا تھا۔ اس کو خدائے واحد بنایا ہوا ہے۔ اور اس کے کفارہ سے اپنی نجات جانتے ہیں۔ اور ایسی بودی چال اختیار کی ہے۔ کہ ایک بچہ بھی اس پر ہنسی کرے۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ صرف یہی کہ انہوں نے سفلی عقل پر ہی بھروسہ کیا۔ اور ایک کُتے کی طرح نجاست پر گر پڑے !!

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

۶۹

زلزلہ کے متعلق مادی تحقیقات کے نتائج

کچھ عرصہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں جو خوفناک اور تباہ کن زلزلے آرہے ہیں ان کے اثرات اس قدر وسیع۔ اتنے بھیانک اور ایسے لرزہ خیز ہیں۔ کہ آج ہر شخص زلزلہ اور بھونچال کا نام سن کر کانپ رہا ہے۔ سعید الفطرت انسان خدا تعالےٰ کی اس بطش شدید کو دیکھ کر اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور غفلت شعار ہلاکت کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ذیل میں یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ مادی تحقیقات نے زلزلہ کے متعلق کیا معلومات دنیا کے سامنے پیش کی ہیں۔ اور ان کے لحاظ سے زلزلہ کس طرح ظہور پذیر ہوتا ہے۔

زلزلہ سے مراد وہ لرزہ ہے جو زمین کے اندرونی آتشیں مادہ کے جوش زن ہونے سے زمین کی سطح پر طاری ہوتا ہے۔ بالٹ جو زلزلوں کے علم کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ زلزلہ کے وقت سب سے پہلے زمین ہلنے لگتی ہے پھر ایک زبردست جھٹکا محسوس ہوتا ہے یا تیزی سے مسلسل کئی جھٹکے رونما ہوتے ہیں۔ اس کے بعد زمین کی لرزش کم ہونے لگتی ہے اور آہستہ آہستہ معدوم ہو جاتی ہے۔ اکثر صورتوں میں زلزلہ صرف چند سیکنڈ جاری رہتا ہے لیکن اس کے اثر سے سطح زمین پر جو لرزشیں واقع ہوتی ہیں وہ دنوں۔ ہفتوں بلکہ مہینوں جاری رہ سکتی ہیں۔

زلزلہ کے وقت بڑا شور سنائی دیتا ہے جو زمین کے اندر سمندر کے ذریعہ سے یا ہوا کی وساطت سے دور دور تک سنائی دیتا ہے چنانچہ بعض زلزلوں کا شور ۵۸ میل تک سنا گیا ہے۔ بعض زلزلے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا کوئی شور نہیں ہوتا۔ چنانچہ جنوبی امریکہ کے بعض تباہ کن زلزلے ایسے ہی تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ زمین کے اندر صرف شور سنائی دیا مگر اس کے ساتھ کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ جیسا کہ سنہ ۱۷۸۴ء میں میکسیکو میں بمقام گوئنا جویٹو میں لوگوں کو زمین کے اندر ایک ماہ سے زائد عرصہ تک شور سنائی دیتا رہا۔ مگر کوئی زلزلہ نہ آیا۔

زلزلہ کی موجوں کی رفتار مختلف ہوتی ہے سنہ ۱۷۶۱ء میں بمقام لزبن جو زلزلہ آیا تھا اس کی موجوں کی رفتار ایک ہزار فٹ فی سیکنڈ سے بھی زائد تھی۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں ٹوکیو کے زلزلہ کی موجوں کی رفتار فی سیکنڈ ۴ ہزار سے نو ہزار فٹ کے درمیان تھی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ زلزلہ کا جھٹکا جتنا زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اتنی ہی اس کی رفتار زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اور مرکز کے قریب بھی اس کی رفتار نسبتاً زیادہ تیز رہتی ہے

سمندر کی تہ میں بھی زلزلے آتے ہیں بلکہ سمندر میں خشکی کی نسبت زیادہ آتے ہیں جب زمین کے اندر زلزلہ کی موج اٹھتی ہے تو اس کے زور سے سمندر کی موج بھی اٹھتی ہے جو بہت زیادہ تباہ کن ہوتی ہے یہ موج ۲۱ فٹ تک بلند ہو سکتی ہے

زلزلوں کی وجہ سے بسا اوقات سطح زمین کی ہیئیت بدل جاتی ہے زمین کی تہیں نیچے دھنس جاتی ہیں اور اس میں سوراخ ہو جاتے ہیں دریاؤں اور نہروں کی سمتوں میں تبدیلی ہو جاتی ہے سمندری زلزلہ سے جو خوفناک لہر اٹھتی ہے وہ بھی بڑی بڑی تبدیلیاں پیدا کرتی ہے۔ بعض اوقات یہ لہریں نشیبی ساحلی علاقوں میں چٹانیں اور ریت وغیرہ کافی مقدار میں پہنچا دیتی ہیں۔ زلزلوں کے سبب بعض اوقات مستقل بلندیاں اور پستیاں پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ سنہ ۱۸۷۵ء کے زلزلہ کے بعد چلی کا ساحل پہلے کی نسبت تقریباً چار فٹ بلند ہو گیا اور سنہ ۱۷۶۳ء کے بنگال کے زلزلہ سے چاٹگانگ کے قریبی ساحل میں نشیب پیدا ہو گیا

زلزلے تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) بڑے زلزلے جو شہروں کو تباہ اور لوگوں کو ہلاک کر دیتے ہیں اور پہاڑوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اس قسم کے زلزلے ہزار بارہ سو میل تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ (۲) درمیانی زلزلے جن سے نہ صرف شہروں کو کم نقصان پہنچتا ہے بلکہ آدمی بھی شاذ و نادر ہی مرتے ہیں اور ان کا پہاڑیوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس قسم کے زلزلے چار سو میل تک اثر انداز ہوتے ہیں (۳) اور تیسرے چھوٹے زلزلے جن سے عمارتیں ہلتی ہیں اور ان میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ لیکن دوسری قسم کے نقصانات نہیں ہوتے۔ ایسے زلزلے صرف سو ڈیڑھ سو میل تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ جدید تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ زلزلوں کے اثرات دائرہ کی شکل میں چاروں طرف پھیلتے ہیں۔

زلزلوں کے مرکزوں کی گہرائی کا بھی مطالعہ کیا گیا ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ان کی گہرائی عموماً ½ ۱ میل سے ۵ میل تک ہوتی ہے۔ اور کبھی ۳۰ میل سے متجاوز نہیں ہوتی۔ جتنا بڑا زلزلہ ہو گا اتنا ہی زیادہ نقصان پہنچائے گا جیسا کہ لزبن کے زبردست زلزلہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے اثرات یورپ کے بہ نسبت چوگنے رقبہ میں محسوس کئے گئے تھے۔ زیادہ زلزلے کوہستانی علاقوں اور آتش فشاں پہاڑوں میں رونما ہوتے ہیں۔ بحرالکاہل کے سواحل کو جن آتش فشاں پہاڑوں نے گھیر رکھا ہے وہ دنیا کے اکثر زلزلوں کا باعث ہوتے ہیں۔ بعض زلزلے زمین کی اندرونی تہوں کے یکایک ٹوٹ جانے سے رونما ہوتے ہیں اور بعض زلزلے آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے کا بالواسطہ یا بلاواسطہ نتیجہ ہوتے ہیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ جو زلزلے آتش فشاں پہاڑوں سے شروع ہوتے ہیں وہ زیادہ شدید ہوتے ہیں۔ لیکن بعض دوسرے ماہرین کا نظریہ یہ ہے کہ غیر آتش فشانی زلزلے زیادہ تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ زلزلوں کے دوسرے اسباب میں چاند سورج کے اثرات۔ درجہ حرارت کے تغیرات۔ فضا کا دباؤ بھی شامل ہیں اس وقت بڑے بڑے زلزلے حسب ذیل سمجھے جاتے ہیں۔

یکم نومبر سنہ ۱۷۵۵ء کو لزبن میں ایسا خوفناک زلزلہ آیا کہ سارا شہر کھنڈرات بن گیا۔ اور تقریباً ۳۵ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے اس کے جھٹکے میڈیرا سے برطانیہ تک محسوس کئے گئے تھے۔ زلزلہ کوہ ارارات سنہ ۱۸۴۰ء۔ زلزلہ بروصہ (ایشیائے کوچک) سنہ ۱۸۵۵ء۔ زلزلہ کوئیٹو سنہ ۱۸۵۹ء زلزلہ میڈوزا (جنوبی امریکہ) سنہ ۱۸۶۱ء زلزلہ ہینلینڈ سنہ ۱۸۸۰ء زلزلہ دالپیرس سنہ ۱۸۸۰ء۔ زلزلہ اسچیا ۱۸۸۳-۱۸۸۴ء۔ زلزلہ ملاغہ و غرناطہ سنہ ۱۸۸۴ء ۱۸۸۵ء۔ زلزلہ چارلسٹن ۱۸۸۶ء۔ زلزلہ جاپان سنہ ۱۸۹۱ء۔

زلزلہ آسام سنہ ۱۹۰۷ء۔ زلزلہ شمالی ہندوستان سنہ ۱۹۰۵ء زلزلہ سان فرانسسکو ۱۹۰۶ء۔ زلزلہ والپیریو سنہ ۱۹۰۶ء ترکی سنہ ۱۹۱۲ء۔ زلزلہ وسطی اطالیہ سنہ ۱۹۱۵ء زلزلہ میکسیکو سنہ ۱۹۲۰ء۔ زلزلہ چین سنہ ۱۹۲۷ء زلزلہ پیگو سنہ ۱۹۳۰ء زلزلہ نیپلز سنہ ۱۹۳۰ء زلزلہ پینگو ۱۹۳۲ء زلزلہ بہار سنہ ۱۹۳۴ء زلزلہ کوئٹہ سنہ ۱۹۳۵ء اور اناطولیہ (ترکی) کا تازہ زلزلہ ۱۹۳۹ء ترکی میں جو زلزلہ حال میں آیا کوئی معمولی نہ تھا۔ بلکہ بہت بڑے بڑے زلزلوں میں سے تھا جس سے جانی اور مالی بے حد نقصان ہوا۔

اعلانِ نکاح

---

۳ ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بروز شنبہ کو حضرت سیدنا و امامنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ سو روپیہ مہر محمود الحسن صاحب پسر حکیم احمد دین صاحب مرحوم سیالکوٹی کے ساتھ خاکسار کی لڑکی حفصہ بیگم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

خاکسار محمد اسمٰعیل عفی عنہ احمدی قادیان

وصیتیں

نمبر ۵۵۰۵ منکہ محمد عبدالجلیل حکیم ولد حکیم شیخ احمد صاحب قوم اوان پیشہ طبابت عمر پینسٹھ سال بیعت ۱۸۹۸ء ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان پختہ واقعہ محلہ شیخاں بھیرہ ضلع شاہ پور جو چار مرلے میں ہے۔ گو اس وقت شکستہ حالت میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً چھ صد روپیہ ہے۔ (۲) نصف حصہ حویلی واقعہ منڈی چوہڑیاں بھیرہ ضلع شاہ پور جس کے کل حصہ کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ نصف قیمت پانصد روپیہ۔ کل قیمت گیارہ سو روپیہ لیکن میرا گزارہ جائیداد پر نہیں۔ میں اپنے چھوٹے بچوں کو ان کے کام دوکان عطاری پر امداد کرتا ہوں۔ اور اس طرح میری آمد قریباً دس روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔

العبد محمد عبدالجلیل حکیم بقلم خود قلعہ شیخوپورہ
گواہ شد۔ ایچ ایم مرغوب اللہ احمدی دفتر چیف انجینئر پی۔ ڈبلیو ڈی صوبہ سرحد
گواہ شد۔ ظفر الحق بقلم خود محکمہ زراعت سرائے نورنگ۔

نمبر ۵۵۲۴ منکہ چوہدری غلام محمد ولد چوہدری امام دین صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداره عمر تخمیناً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن گڑیال ڈاک خانہ خاص تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۳۹ بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد تخمیناً ۱۶ بیگھہ اراضی ہے۔ جن کی اسوقت بازاری قیمت تخمیناً ۱۲۰۰/۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جس کی رقم ۱۲۰/۰ روپے بنتے ہیں۔ جو میں نقدی کی صورت میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ بیت المال کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر کچھ رقم رہ جائے تو میرے ورثاء داخل کر دیں گے۔ علاوہ ازیں اس زمین کی آمدن یا دیگر کسی اور آمدن پر بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد غلام محمد موصی بقلم خود
گواہ شد نذر حسین انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔ گواہ شد حسن محمد احمدی بقلم خود از شاہ پور تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر

نمبر ۵۴۹۴ منکہ غلام سرور ولد مولا بخش قوم آوان پیشہ ملازمت عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار سرکاری تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۴۱/۰ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ غلام سرور بی۔ ایم آر این۔ ڈبلیو۔ آر کوئٹہ

گواہ شد:۔ محمد صدیق برادر موصی
گواہ شد عثمان غنی برادر موصی۔

نمبر ۵۴۹۹ منکہ ڈاکٹر اقبال علی غنی ولد مولوی عبدالغنی قوم شیخ پیشہ ملازمت سرکاری عمر تقریباً ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن قادیان حال بریلی انچارج منٹل ہاسپٹل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اسوقت مجھ کو مبلغ دوسو تیس روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ جو کہ میں انشاء اللہ تا زیست ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی

العبد اقبال علی غنی بحروف انگریزی گواہ شد ذوالفقار علی غنی بقلم خود پسر موصی گواہ شد محمد یونس بقلم خود محمد شاہزادہ بریلی سکرٹری لوکل انجمن احمدیہ بریلی۔

ضرورت ناطہ

مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل۔ گجرات کے باشندے مخلص احمدی ہیں۔ مبلغ ۱۴۰/۰ روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ ۲۰۰/۰ روپے تک ۸/۰ سالانہ ترقی ہوگی۔ آئندہ نمبر آنے پر چار سو روپے تک تنخواہ ہوگی۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ ان کو تعلیم یافتہ سلیقہ شعار معزز ومخلص خاندان کے رشتہ کی ضرورت ہے۔

حاجت مند اصحاب ان کے والد مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب کی معرفت رشتہ کے متعلق خط وکتابت کریں۔ اور لڑکی کے حالات وکوائف معہ جملہ شرائط متعلقہ نکاح درج فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ خط وکتابت کی ضرورت نہ رہے۔

مرزا محمد شریف بیگ صاحب والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ کوئی بھائی بہن اور اولاد نہیں ہے۔

بشارات رحمانیہ

کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

فرماتے ہیں۔ "میں نے مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر کی تیار کردہ کتاب "بشارات رحمانیہ" کے بعض حصص دیکھے ہیں۔ اس کتاب میں مولوی صاحب موصوف نے ان الہامات اور کشوف اور خوابوں کو جمع کیا ہے۔ جو مختلف احباب حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صداقت کے بارے میں دیکھ چکے ہیں۔ مولوی صاحب کی یہ کوشش بہت مبارک اور سعی مشکور کا رنگ رکھتی ہے۔ اکثر طبیعتوں پر جو اثر اس قسم کی کتاب سے ہوسکتا ہے وہ عام تبلیغی کتب کے مطالعہ سے نہیں ہوتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی تصنیفات میں اس ذریعہ سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر دوست اس کتاب کو خرید کر سعید الفطرت غیر احمدیوں میں تقسیم کریں تو خدا کے فضل سے اچھے نتائج کی توقع ہوسکتی ہے۔" ۲۲/۱۲ یہ کتاب ایک روپیہ چار آنہ میں دفتر ٹریکٹ آسمانی آواز ڈلہوزی روڈ قادیان سے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت حکومت برطانیہ روزانہ ۶۰ لاکھ پونڈ اخراجات جنگ برداشت کر رہی ہے اور ماہرین کا خیال ہے کہ آئندہ سال یہ خرچ ۸۵ لاکھ پونڈ روزانہ تک بڑھ جائے گا۔ موجودہ ۶۰ لاکھ میں سے ۱۰ لاکھ پونڈ اجرتوں تنخواہوں سفر خرچ اور بار برداری کے اخراجات ہیں۔ سامان خوراک ۵۰۷ لاکھ پونڈ کا اور گولہ بارود پر بیس لاکھ پونڈ خرچ ہوتا ہے۔

پٹنہ ۱۵ جنوری۔ فارورڈ بلاک کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۶ جنوری کو یوم آزادی کی تقریب پر جنگ کے خلاف تقریریں کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا جائے۔ مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے کہ حامیان بلاک جہاں جلسہ کرنا چاہیں کانگرس سے علیحدہ کریں لیکن حلف آزادی میں سے چرخہ کاتنے کی کلاز کو کاٹ دیں۔

کراچی ۱۵ جنوری۔ سندھ کے سیاسیین اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ گورنر سے مشترکہ درخواست کی جائے کہ آئندہ انتخابات تک آئین کو معطل کر دیں کسی نئی وزارت کا قیام ناممکن خیال کیا جاتا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ جنوری۔ امریکہ میں ایک نئی قسم کا بم تیار کیا گیا ہے۔ جب اسے اوپر پھینکا جاتا ہے تو پھٹ کر اس میں سے ایک آہنی تار نکل کر سو فٹ تک اونچی چلی جاتی ہے۔ اور ہوائی جہاز کے پنکھے میں پھنس کر اسے ناکارہ کر دیتی ہے

لنڈن ۱۵ جنوری۔ پیرس ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پولینڈ کی حکومت کو جو فرانس میں مقیم ہے۔ پوپ نے تسلیم کر لیا ہے۔ اور ایک شخص کو وہاں اپنا نمائندہ بھی مقرر کیا ہے۔

رائل ایئر فورس کی کمانڈ کا چارج ایئر مارشل بیرٹ نے آج لے لیا۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنی تمام طاقت اپنے مدعا کے حصول کیلئے صرف کر دیں گے۔

ایمسٹرڈم ۱۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بیلجیم اور ہالینڈ کی سرحد پر جرمن افواج جمع ہو رہی ہیں۔ دونو حکومتیں ایک دوسری کو اپنے حالات سے مطلع رکھ رہی ہیں۔ کل دو جرمن ہوا باز بیلجیم میں اترنے پر گرفتار کر لئے گئے ان کے قبضہ سے بعض اہم دستاویزیں نکلی ہیں۔ بیلجیم گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ تمام گھوڑے۔ گاڑیاں اور کاریں حکومت کے حوالہ کر دی جائیں ہالینڈ میں بھی دو جرمن جاسوس گرفتار کئے گئے ہیں۔ حکومت ہالینڈ نے جرمن ہائی کمانڈ کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ اس کے ایک ہوائی جہاز نے جرمن علاقہ پر پرواز کی۔

ناگپور ۱۵ جنوری۔ اخبار ملاپ لاہور کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ سی پی کے گورنر سر فرانسس وائلی عنقریب رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو اس صوبہ کا گورنر بنایا جائے گا۔

دہلی ۱۵ جنوری۔ چند روز تک پارلیمنٹ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ترمیمی بل پر بحث شروع ہونے والی ہے۔ اس سلسلہ میں وائسرائے ہند جو قدم بھی اٹھائیں گے ہندوستانی لیڈروں کے مشورہ سے اٹھائیں گے۔ اس بحث میں ان اثرات کو مدنظر رکھا جائیگا۔ جو وائسرائے کی تازہ تقریر سے پیدا شدہ ہیں۔ اس میں ریاستوں میں فوری اصلاحات کے نفاذ کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ کل جاپان کے ایک شہر جی زوکا میں سخت آگ لگ گئی۔ جو پندرہ گھنٹوں کی لگاتار کوشش سے بجھائی جا سکی۔ ۸ ہزار مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ۰ ۴ ہزار مرد عورتیں اور بچے بے گھر ہو گئے۔ دو آدمی جان سے مارے گئے۔ اور ۸ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ فن لینڈ پر روسی ہوائی جہازوں نے آج پھر بم باری کی۔ پانچ دن سے لگاتار روسی فن لینڈ کے شہروں پر بم برسا رہے ہیں۔ جمعہ سے آج تک پچاس شہروں پر ۲ ہزار بم گرائے جا چکے ہیں۔ ۱۸۰ شہری مارے گئے۔ تین ہسپتالوں پر بھی بم پھینکے گئے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ ماسکو کے ریڈیو نے آج پھر ناروے اور ڈنمارک پر اس لئے کھلے حملے کئے ہیں۔ کہ وہ ہر طرح سے فن لینڈ کی مدد کر رہے ہیں۔ اور اس طرح غیر جانبداری کے اصول کو توڑ رہے ہیں۔ سویڈن کے ایک اخبار نے اس کا دلچسپ جواب دیا ہے۔ کہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ روس اعلان کر چکا ہے۔ کہ اس کی فن لینڈ سے کوئی جنگ نہیں۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ امریکہ کے والنٹیرز کا پہلا دستہ فن لینڈ پہنچ گیا ہے جسے برف پر چلنے اور فائر کرنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ فرانس۔ برطانیہ بیلجیم۔ اور ہالینڈ میں احتیاطی کارروائیاں جاری ہیں۔ کل کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہالینڈ کی سرحد پر جرمن فوجیں اکٹھی ہونے کی خبریں آ رہی ہیں۔ بیلجیم کے سامنے اس سے بھی زیادہ جرمن فوجیں جمع ہیں۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ کہا جا رہا ہے کہ ہر ہٹلر بہت دنوں سے برلین میں ہے جس کی کوئی خاص وجہ ضرور ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ جو ہندوستانی لڑائی چھڑ جانے کی وجہ سے جرمنی میں رہ گئے تھے۔ گورنمنٹ ان کو واپس لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہائی کمشنر فار انڈیا نے امریکہ کے سفارت خانہ سے درخواست کی ہے۔ کہ اگر کسی ہندوستانی کو کرایہ کے لئے روپیہ کی یا اور کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو۔ تو ضرور دی جائے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ جرمنی کی سرحد سے خبریں آ رہی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ کرسمس سے لے کر اب تک جرمن خفیہ پولیس چیکو سلواکیہ کے آٹھ سو افسر پکڑ چکی ہے۔ جن میں سے کئی ایک کو بغاوت کے جرم میں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کے تیل لے جانے والے بہت سے جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب اس کے پاس ایسے جہاز بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت برطانیہ کے تیل لے جانے والے جہاز اس سے زیادہ وزن کے ہیں۔ جس قدر جنگ شروع ہونے سے قبل تھے۔ گویا جو نقصان ہوا ہے۔ نہ صرف وہ پورا کر لیا گیا ہے۔ بلکہ وزن پہلے سے بڑھ گیا ہے۔

مدراس ۱۶ جنوری۔ جسٹس پارٹی کے ایک لیڈر نے اخبارات کو بیان دیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر امبید کر اور مسٹر جناح سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کانگرس کے متعلق ہم سب کی ایک رائے ہے۔ اور ہم ایک ہی قسم کی کارروائی کریں گے ہمارا ارادہ ہے کہ جس قدر پارٹیاں کانگرس سے الگ ہیں۔ ان سب کو جمع کر کے مقابلہ کیا جائے۔

دہلی ۱۶ جنوری۔ سندھ کی گورنمنٹ نے گزشتہ فسادات کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ ۱۶۶ آدمی مارے گئے۔ جن میں سے ۱۵۲ ہندو اور ۱۴ مسلمان تھے۔ ۷۰ زخمی ہوئے جن میں سے ۵۸ ہندو اور ۱۲ مسلمان تھے ۲۲ ہندو ابھی تک ہسپتال میں ہیں۔ اور مسلمان زخمی سب اچھے ہو کر چلے گئے ہیں۔ ۱۶۰ مکانات جلائے گئے۔ جس کی وجہ سے ایک لاکھ ۸۴ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ زیادہ مکان ہندوؤں کے تھے۔ ۶۶۴ مکانات لوٹ لئے گئے۔ ۶ لاکھ تین ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ ۷۰۰ آدمی گرفتار کئے گئے۔ ۶ ہندو عورتوں کا اغوا کیا گیا۔ جنہیں چھڑا لیا گیا۔

لاہور ۱۶ جنوری۔ اگلے مہینے گورنمنٹ پنجاب طلباء کی تین پارٹیاں دیہات میں بھیجے گی۔ جن کا فرض ہوگا۔ کہ لوگوں کو بتائیں۔ کہ برطانیہ اور فرانس کیوں جنگ میں شامل ہوئے۔ اور اب جنگ کا کیا حال ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

اطلاع دی جائے

کہ

عید الاضحیٰ کا چاند کب دیکھا گیا

قادیان میں عید الاضحیٰ کا چاند ۱۱ جنوری کو دیکھا گیا۔ لیکن لائلپور سے ایک احمدی بھائی نے لکھا ہے کہ انہوں نے ۱۰ جنوری کو چاند دیکھا۔ لاہور کے اخبارات نے بھی لکھا ہے۔ کہ لاہور کے کئی آدمیوں نے ۱۰ جنوری کو چاند دیکھا۔ بیرونجات میں جہاں کسی احمدی نے ۱۰ جنوری کو چاند دیکھا ہو وہ براہ مہربانی بذریعہ تار یا ٹیلیفون اطلاع دیں۔ تاکہ عید کی تاریخ کا تعین کیا جا سکے ٭ ناظر امور عامہ قادیان

اجباب کرام سے ایک ضروری گزارش

تمام احمدی دوستوں اور احمدی جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل امور کے متعلق مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (۱) جلسہ سالانہ کے متعلق کوئی شکائت (۲) کوئی نقص معہ اصلاحی تجاویز ناظر اعلیٰ قادیان

یوم التبلیغ کے متعلق اعلان

تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ غیر مسلموں میں یوم التبلیغ کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ۳ مارچ ۱۹۴۰ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا توقع کی جاتی ہے۔ کہ دوست اس دن کو کامیابی کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے۔

سیکرٹری ترقی اسلام نظارت دعوۃ و تبلیغ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکز کا ماہوار جلسہ

۱۸ جنوری کو مسجد دارالرحمت میں بعد نماز عشاء منعقد ہوگا۔ اراکین کے علاوہ دوسرے اصحاب سے خاص طور پر گزارش ہے۔ کہ نوجوانان جماعت کے جلسوں میں شمولیت فرما کر تحریک خدام الاحمدیہ سے عملی تعاون اور دلچسپی کا ثبوت دیں ٭

خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

نمائندگان مجلس مشاورت سے ضروری گزارش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۸ء میں نمائندگان مجلس مشاورت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"تمام جماعتوں کے نمائندے . . . . . . اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر نوجوانوں میں یہ تحریک کریں۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کی مجلس قائم کریں"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

مجلس مشاورت نزدیک آرہی ہے۔ کیا آپ کامل وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے اس ارشاد پر پورے طور پر عمل کیا ہے۔ اگر نہیں تو اب بھی موقعہ ہے۔ اپنے حلقہ کی جماعت میں مجلس قائم کر کے مجلس مشاورت پر تشریف لائیں۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ سے اس غرض کے لئے ضروری لٹریچر آپ خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔ جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۷۰۴	اہلیہ صاحبہ محمد عادل صاحب	مونگھیر	۱۷۳۶	نذیر احمد صاحب	گورداسپور
۱۷۰۵	رفیقا صاحبہ	”	۱۷۳۷	عبد العزیز صاحب	”
۱۷۰۶	محمد صادق صاحب	سرگودھا	۱۷۳۸	امیر احمد صاحب	”
۱۷۰۷	بشیر احمد صاحب	لائلپور	۱۷۳۹	فرید صاحب	”
۱۷۰۸	حمید الدین صاحب (سابق کچھو)	گورداسپور	۱۷۴۰	محمد شریف صاحب	”
۱۷۰۹	محمد شریف صاحب	”	۱۷۴۱	محمد یعقوب صاحب	”
۱۷۱۰	سردار محمد صاحب	ہوشیارپور	۱۷۴۲	فیض محمد صاحب	”
۱۷۱۱	افتخار رسول صاحب	”	۱۷۴۳	فتح محمد صاحب	”
۱۷۱۲	اسلم بی بی صاحبہ	”	۱۷۴۴	شفیع محمد صاحب	”
۱۷۱۳ تا ۱۷۱۶	حاکم دین صاحب مع اہل و عیال چار کس	سیالکوٹ	۱۷۴۵	محمد طفیل صاحب	”
			۱۷۴۶	امانت خان صاحب	”
۱۷۱۷	محمد عنائت صاحب	سرگودھا	۱۷۴۷	مختار احمد صاحب	”
۱۷۱۸	دل محمد صاحب	لائلپور	۱۷۴۸	چوہڑ خان صاحب	”
۱۷۱۹	ایم احمد علی صاحب	”	۱۷۴۹	دوست محمد صاحب	”
۱۷۲۰	محمد بی بی صاحبہ	ملتان	۱۷۵۰	عدالت خان صاحب	”
۱۷۲۱	برکت بی بی صاحبہ	”	۱۷۵۱	رحمت خان صاحب	”
۱۷۲۲	محمدی صاحب	ہوشیارپور	۱۷۵۲	مہدی خان صاحب	”
۱۷۲۳	میاں حیات محمد صاحب	شیخوپورہ	۱۷۵۳	پیر بخش صاحب	”
۱۷۲۴	بشیر محمد خان صاحب	”	۱۷۵۴	صالح محمد صاحب	سرگودھا
۱۷۲۵	کرم علی صاحب	”	۱۷۵۵	شیر محمد صاحب	”
۱۷۲۶	خیر الدین صاحب	گورداسپور	۱۷۵۶	لال محمد صاحب	لدھیانہ
۱۷۲۷	عبد اللہ صاحب	”	۱۷۵۷	کریم بخش صاحب	ہوشیارپور
۱۷۲۸	عنائت بی بی صاحبہ	”	۱۷۵۸	عبد الرشید صاحب	”
۱۷۲۹	سردار صاحب	”	۱۷۵۹	صلاح الدین صاحب	”
۱۷۳۰	فضل احمد صاحب	”	۱۷۶۰	ڈمرو صاحب	مونگھیر
۱۷۳۱	علی محمد صاحب	”	۱۷۶۱	بی بی دفاتن صاحبہ	”
۱۷۳۲	ہدائت خان صاحب	”	۱۷۶۲	بی بی صغرے صاحبہ	”
۱۷۳۳	مراد خان صاحب	”	۱۷۶۳	فخر النساء صاحبہ	”
۱۷۳۴	حاکم بی بی صاحبہ	”	۱۷۶۴	بی بی نجم النساء صاحبہ	”
۱۷۳۵	رانی صاحبہ	”	۱۷۶۵	شیخ محمد حنیف صاحب	”

درخواستہائے دعا

میرے مکرم بھائی شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر کی طبیعت بوجہ پاؤں پر اپریشن ہونے کے ایک ماہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمود احمد ملتان چھاؤنی (۲) مجھے آجکل ایک محکمانہ ابتلاء درپیش ہے جس کی وجہ سے خطرہ ہے کہ میری ملازمت پر کوئی حرف نہ آجائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے [illegible] خان [illegible]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ

قربانی اور صلوٰۃ العید کے متعلق ضروری احکام

عید اضحٰے پر قربانی کے متعلق ایک گزشتہ پرچہ میں بعض احکام بیان کئے گئے ہیں۔ ذیل میں چند اور ضروری امور اور صلوٰۃ العید کے مسائل لکھے جاتے ہیں:۔

۱۔ اس گھر کی طرف سے جس کا کمانے والا ایک ہی ہو۔ ایک قربانی کافی ہے اور بصورت دیگر ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی دینی چاہیئے:۔

۲۔ اگر کوئی چاہے۔ تو دوسروں کی طرف سے بھی قربانی دے سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جب قربانی کرنے لگے، تو آپؐ نے یہ دُعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۷) کہ اے خُدا اس قربانی کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی آل کی طرف سے اور تمام امتِ محمدیہ کی طرف سے قبول فرما۔ اور اس دُعا کے بعد حضورؐ نے قربانی کے جانور کو ذبح کیا:۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی متوفی کی رُوح کو ثواب پہونچانا چاہے۔ تو وُہ بھی اس کی طرف سے قربانی دے سکتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ عن حنش قال رأیت علیا یضحی بکبشین فقلت لہ ما ھٰذا قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۸) یعنی حنش رضؓ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت علی رضؓ کو عید الاضحیہ کے موقعہ پر دو دُنبے ذبح کرتے دیکھا۔ اور آپ نے میرے پوچھنے پر بتایا۔ کہ مجھے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی۔ کہ میں آپؐ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ سو میں آپؐ کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا کرتا ہُوں:۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ وفات یافتہ شخص بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا دُعا کی رُو سے متعدد اشخاص کی طرف سے بھی حسب توفیق قربانی کی جاسکتی ہے۔

۴۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں نے تھوڑی سی رقم حصہ کے طور پر ایک قربانی میں ڈالی تھی۔ مگر دوسرے حصہ داروں نے مجھے احمدی ہونے کی وجہ سے شریک نہ کیا۔ کیا اگر میں وُہ رقم قادیان بھیج دُوں تو میری قربانی ہو جائے گی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مسکین فنڈ میں دینے سے نہیں ہو سکتی۔ اگر وُہ رقم کافی ہے۔ تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے۔ زیادہ کی توفیق نہیں۔ تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں ہے" (فتاوے احمدیہ صفحہ ۱۶۱)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ آج کل بعض لوگ جو قربانی کی بجائے نقد قیمت کسی مذہبی فنڈ میں دے دینا قربانی کر دینے کے قائم مقام قرار دیتے ہیں۔ وُہ غلطی پر ہیں:۔

۵۔ عید کے روز سویرے اُٹھنا۔ غسل کرنا۔ حسب توفیق عمدہ لباس پہننا۔ آرائش کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا۔ عیدگاہ میں جلد جانا۔ نماز عید شہر سے باہر پڑھنا وغیرہ مسنون امور ہیں:۔

۶۔ عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جاتے۔ اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لایا کرتے تھے۔ پس کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ واپسی کے وقت راستہ تبدیل کر لیا جائے:۔

۷۔ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ نماز عید کے لئے جاتے ہُوئے۔ اور واپس آتے ہوئے تکبیر کہنی چاہیئے۔ تکبیر یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ یہ تکبیر ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کی فجر کی نماز سے ۱۳۔ تاریخ کی نماز عصر تک فرضوں کے باجماعت ادا کرنے کے بعد کہنی چاہیئے:۔

اس بارے میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کیا کرتے تھے۔ اور اس کے مختصر کلمات ہیں۔ اصل غرض تکبیر و تحمید ہے۔ خواہ کسی طرح ہو۔ اور اس کے متعلق دستور تھا۔ کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں۔ تو تکبیریں کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اُٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے۔ تو تکبیر کہتے۔ لیکن ہمارے ملک میں جو یہ رائج ہے۔ کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں۔ اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں۔" (الفضل ۱۷ اگست ۱۹۳۲ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ تکبیر و تحمید کو وسیع کیا جائے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ ان مواقع پر بھی تکبیر کہیں۔ جن کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے:۔

۸۔ تمام عورتوں کا عیدگاہ میں جانا اور نماز میں شریک ہونا مسنون ہے۔ مگر جو حائضہ ہوں وُہ نماز میں شریک نہ ہوں۔ حدیث شریف میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا۔ کہ ہم لیجایا کریں عیدین میں عیدگاہ کو پردہ نشین عورتوں کو۔ مگر حائضہ عورتیں نماز پڑھنے والیوں سے ایک طرف بیٹھ کر شریک دُعا ہوں۔ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس اوڑھنے کا کپڑا نہ ہو۔ تو پھر؟ آپؐ نے فرمایا۔ اسے دوسری عورت اپنی چادر میں شریک کرلے۔ (مسند ابی حنیفہ رح مترجم صفحہ ۵۱)

۹۔ یہ امر بھی مسنون ہے۔ کہ عید الفطر میں جانے سے قبل کچھ نہ کچھ کھا لیا جائے۔ لیکن عید الاضحیہ میں نماز عید سے قبل کچھ نہ کھائے۔ چنانچہ ابن بریدہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں تو کھانے بغیر نہ جاتے۔ لیکن عید الاضحیٰ میں جب تک نماز پڑھ نہ لیتے کچھ تناول نہ فرمایا کرتے۔ یعنی ناشتہ تک نہ فرماتے۔ (بلوغ المرام باب صلوٰۃ العیدین)

اگر نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کیا جائے۔ تو انسب ہے:۔

۱۰۔ عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر سے جلد پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد قربانیاں کرنی ہوتی ہیں۔ عید الفطر کی نماز کا وقت اس وقت ہے۔ جب دو نیزہ کے برابر سُورج چڑھ آئے اور عید الاضحیٰ کا وقت ایک نیزہ کے برابر سُورج بلند ہونے کا ہے:۔

۱۱۔ عید کی نماز شہر سے باہر ہونی چاہیئے۔ ہاں اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو۔ تو مسجد میں بھی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ابوداؤد کی حدیث میں حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک عید کے موقعہ پر بارش تھی۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی:۔

۱۲۔ نماز عید کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ صلوٰۃ عید کا طریق یہ ہے۔ کہ دو رکعت نماز اس طرح باجماعت پڑھی جاتی ہے۔ کہ جب امام تکبیر تحریمہ کہے۔ تو اس کے بعد ثنا پڑھے۔ پھر پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیریں کہے۔ ہر ایک تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے جائیں۔ جیسے نماز کے شروع کرتے وقت اٹھائے جاتے ہیں۔ مگر فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ اول تکبیر میں تو تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیئے جاتے ہیں۔ مگر ان تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے کے بعد کھلے چھوڑے جاتے ہیں اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت یعنی الحمد شریف اور کوئی سورۃ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ دوسری رکعت میں قرأت شروع کرنے سے پیشتر پانچ تکبیریں اسی طرح کہی جائیں اس طرح دو رکعت پوری کرنے کے بعد نماز کی طرح التحیات میں بیٹھ کر تشہد۔ درود وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے۔

۱۳۔ یہ امر بھی مسنون ہے۔ کہ ان دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربک الاعلیٰ اور...

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے عقائد کی کیا اصلاح فرمائی

(۲)

۲۶ دسمبر کو جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر جناب مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل سابق مبلغ انگلستان نے مندرجہ بالا موضوع پر حسب ذیل تقریر فرمائی۔

مسئلہ ناسخ و منسوخ اور ترتیب قرآن

تیسرا عقیدہ جو مسلمانوں میں غلط طور پر رائج تھا۔ اور جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصلاح فرمائی مسئلہ ناسخ و منسوخ اور ترتیب آیات قرآنی ہے۔ عجیب بات ہے کہ مسلمان ایک طرف تو قرآن کریم کو کامل الہامی کتاب مانتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں کہ قرآن کریم میں کچھ آیات ایسی بھی ہیں جو اب منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور نیز یہ کہ اس کی آیات میں کوئی ترتیب نہیں۔ چنانچہ جب ہماری طرف سے و اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ الخ کی آیت پیش کر کے کہا جاتا ہے۔ کہ اس جگہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو چار وعدے فرمائے۔ ان میں سب سے پہلا طبعی موت دینے کا ہے۔ اگر وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا تو بعد کے وعدے کس طرح پورے ہو سکتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ بے شک ترتیب کے لحاظ سے یہ وعدہ پہلے ہے۔ مگر در اصل یہ باقی تین وعدوں کے آخر پر ہے۔ گویا بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کی اصلاح کریں۔ اور صحیح راہ کی طرف آئیں۔ خدا تعالیٰ کی غلطی نکالنے لگ جاتے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ متوفیک لفظ سب سے آخر پر ہونا چاہیئے جو خدا تعالیٰ نے پہلے رکھا۔

اسی طرح ناسخ و منسوخ کا عقیدہ ہے چنانچہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کی ۱۱۰۰ آیات منسوخ ہیں۔ بعض نے ۵۰۰ منسوخ قرار دی ہیں۔ بعض نے ۵ منسوخ کی ہیں۔ اور سب سے کم آیات کے منسوخ ہونے کے قائل رسالہ فوز الکبیر کے مصنف ہیں جنہوں نے لکھا کہ صرف ۵ آیات منسوخ ہیں

اصل بات یہ ہے کہ جو آیات کسی کی سمجھ میں نہ آئیں ان کی نسبت کہہ دیا۔ کہ وہ قابل عمل ہی نہیں۔ ورنہ اگر ۱۱۰۰ یا ۵۰۰ آیات واقعی منسوخ تھیں جیسا کہ پہلے بعض لوگوں نے لکھا ہے۔ تو شاہ ولی اللہ صاحب مصنف رسالہ فوز الکبیر نے ۵ آیات کے سوا باقی آیات کو کیوں غیر منسوخ اور واجب العمل کہہ دیا۔ اگر قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ آیات مانی جائیں۔ تو قرآن کریم قطعاً کامل الہامی کتاب نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ ہر آیت کے متعلق شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ شائد وہ منسوخ ہی ہو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ قرآن کریم کا کوئی حکم منسوخ نہیں بلکہ تمام احکام قابل عمل ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کریم کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے"۔ (صلا۲۴)

ایسا ہی آپ الحق مباحثہ لدھیانہ میں فرماتے ہیں۔

"علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے۔ لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔" (صلا۹۱)

مسئلہ جہاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل مسلمان اس امر کے معتقد تھے۔ کہ امام مہدی جب آئیں گے تو کفار کو تلوار کے ذریعہ قتل کر دیں گے۔ چونکہ یہ اعتقاد بھی شریعت اسلامیہ کے خلاف تھا۔ اور اس سے اسلام اور خدا تعالیٰ کی ذات پر اعتراض وارد ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام کا خدا سچائی کے ذریعہ دنیا کو اپنے نور سے منور کرنے سے عاجز ہے۔ اور جبر سے اسلام پھیلانے کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بھی پُر زور تردید فرمائی۔ اور جہاد کے مسئلہ کی فلاسفی اور اس کی اصل حقیقت پیش کرتے ہوئے موجودہ جہاد کے عقیدہ کی تردید کی۔ چنانچہ آپ رسالہ "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد" میں فرماتے ہیں:۔

"جہاد کے مسئلہ کی فلاسفی اور اس کی اصل حقیقت ایسا ایک پیچیدہ امر اور دقیق نکتہ ہے۔ کہ جس کے نہ سمجھنے کے باعث سے اس زمانہ اور ایسا ہی درمیانی زمانہ کے لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں۔ اور ہمیں نہایت شرم زدہ ہو کر اقبال کرنا پڑتا ہے۔ کہ ان خطرناک غلطیوں کی وجہ سے اسلام کے مخالفوں کو موقعہ ملا۔ کہ وہ اسلام جیسے پاک اور مقدس مذہب کو جو سراسر قانون قدرت کا آئینہ اور زندہ خدا کا جلال ظاہر کرنے والا ہے۔ مورد اعتراض ٹھہراتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ جہاد کا لفظ جہد کے لفظ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا گیا ہے۔" (صلا۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں۔ ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ لوگ اپنے پُر جوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ بنا دیں۔ اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں" (صلا۵)

اسی طرح "تریاق القلوب" میں جہاد کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ اب جو شخص مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام پر آئے اور نیت صرف اتنی ہو کہ لوگوں کو تلوار کا خوف دلا کر مسلمان کرنا چاہے تو بلاشبہ وہ جھوٹا ہوگا نہ صادق جن کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ سچائی اور آسمانی نشانوں کی تلوار دیتا ہے۔ ان کو اس لوہے کی تلوار کی کیا ضرورت ہے۔ یہ جہالت اور سخت نادانی ہے۔ کہ اس زمانہ کے نیم ملا فی الفور کہہ دیتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبراً مسلمان کرنے کے لئے تلوار اٹھائی تھی۔ اور انہی شبہات میں ناسمجھ پادری گرفتار ہیں۔ مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہوگی۔ کہ یہ جبر اور تعدی کا الزام اس دین پر لگایا جائے۔ جس کی پہلی ہدایت یہی ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں جبر نہیں چاہیئے"۔

(صفحہ ۳۰ و ۳۱)

ان امور کے ساتھ ہی آپ نے بتایا کہ جہاد تین قسم کا ہے۔

اوّل۔ جہاد اکبر یعنی اپنے نفس سے جہاد کرنا جیسا کہ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر کی حدیث سے ظاہر ہے۔

دوم۔ جہاد کبیر یعنی شیطانی تعلیمات کے خلاف اسلامی تعلیمات جاری کرنا جیسا کہ آیت و جاھدھم بہ جہاداً کبیرا سے واضح ہے۔

سوم۔ جہاد اصغر یعنی دشمن کے خلاف تلوار اٹھانا جیسا اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر میں بیان ہوا ہے

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ جہاد میں فرماتے ہیں:-
"دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی۔ بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو۔ جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے۔ کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا" (صلا)

پھر ایام الصلح میں فرماتے ہیں:-
"اس قدر ہم ضرور کہیں گے۔ کہ یہ دن دین کی حمایت کے لئے لڑائی کے دن نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالفوں نے بھی کوئی حملہ اپنے دین کی اشاعت میں تلوار اور بندوق سے نہیں کیا۔ بلکہ تقریر اور قلم اور کاغذ سے کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے حملے بھی تحریر و تقریر تک ہی محدود ہوں۔ جیساکہ اسلام نے اپنے ابتدائی زمانہ میں کسی قوم پر تلوار سے حملہ نہیں کیا۔ جب تک پہلے اس قوم نے تلوار نہ اٹھائی۔ سو اس وقت دین کی حمایت میں تلوار اٹھانا صرف بے انصافی ہے بلکہ اس بات کو ظاہر کرنا ہے۔ کہ ہم تقریر و تحریر کے ساتھ اور دلائل شافیہ کے ساتھ دشمن کو ملزم کرنے میں کمزور ہیں" (صلا)

اسی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کہ اب مخالفین میں سے بھی اکثر خونی مہدی کی آمد کے عقیدہ سے دست بردار ہو چکے ہیں:۔

تمام اقوام میں انبیاء کا مبعوث ہونا

پانچواں عقیدہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحیح رنگ میں پیش کیا۔ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہر قوم میں نبی مبعوث فرمائے پہلے عیسائی خیال کرتے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نبی صرف بنی اسرائیل میں ہی آئے۔ باقی تمام قومیں اس فیض سے محروم رہیں۔ ہندو خیال کرتے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے اوتار صرف آریہ ورت میں آتے رہے۔ باقی تمام اقوام میں کوئی نہیں آیا۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لوگ انبیاء کی آمد کو صرف اپنے مذہب میں محدود خیال کرتے تھے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان بھی اسی رَو میں بہہ کر خیال کرنے لگ گئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نبی صرف عرب میں آئے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کے سامنے یہ عقیدہ پیش فرمایا۔ کہ اس نعمت سے کوئی قوم بھی محروم نہیں رہی۔ سب قوموں اور ملکوں میں نبی آئے۔ اور یہ ایسا عقیدہ ہے۔ جو کیا عقلاً اور کیا نقلاً دونوں طور سے درست ہے۔

عقلاً اس طرح۔ کہ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا سُورج مومن و کافر۔ مسلم و غیر مسلم کی تمیز نہیں کرتا۔ اور سب کو اپنی روشنی سے منور کرتا ہے اور اسی طرح اس کا چاند کسی میں فرق نہیں کرتا۔ جب بادل آتے ہیں۔ تو یہ نہیں ہوتا۔ کہ ایک مسلم کے کھیت میں برستے ہوں۔ اور غیر مسلم کے کھیت میں نہ برستے ہوں۔ جب خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ اشیاء کا یہ حال ہے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ پاک ذات اپنی مخلوق کے ایک حصہ کی راہ نمائی کے لئے تو نبی بھیجے۔ مگر دوسرے حصوں اور ملکوں یا قوموں کو اس سے محروم رکھے:۔

پس عقلاً یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس نے سب انسانوں کی ہدایت کا انتظام کیا۔ اور ہر قوم و ملک میں اپنے نبی بھیجے:۔

نقلاً اس عقیدہ کی صداقت کا یہ ثبوت ہے۔ کہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۔ یعنی ہر ایک امت۔ ہر ایک قوم۔ اور بستی میں خدا تعالےٰ کے پیغمبر اور رسول۔ اور ہادی بھیجے گئے۔

اس عقیدہ کو موجودہ زمانہ میں نمایاں طور پر پیش کرنے والی صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اور یہ مختلف اقوام میں اتحاد پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اور زبردست گُر ہے۔

قرآن مجید نے بھی اس عقیدہ کو اتحاد کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ ع ۱۶ میں فرمایا۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ یعنی اے مسلمانو۔ تم کہو۔ کہ ہم ایمان لاتے ہیں اللہ پر۔ اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا۔ اور اس پر بھی جو ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحاق۔ یعقوب اور ان کی اولاد میں دیگر انبیاء پر اتارا گیا۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں اس پر جو موسےٰ اور عیسےٰ کو دیا گیا۔ اور اس پر جو اور تمام انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ کہ بعض کو تو مانیں۔ اور بعض کو چھوڑ دیں بلکہ ہم تو سب کے فرمانبردار ہیں۔ پس یہی بات دوسرے لوگوں کے سامنے تم پیش کرو۔ اگر وہ اس طریق کو اختیار کرلیں۔ جسے تم نے اختیار کیا ہے۔ تو یہ امن و ہدایت کا زبردست ذریعہ ہے۔ لیکن اگر وہ اس سے مونہہ پھیر لیں۔ تو پھر رشتۂ اتحاد ٹوٹنے سے ان میں باہمی شقاق رہے گا۔ پس اس صورت میں خدا تم کو ان سے کفایت کرے گا۔ اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے:۔

عصمت انبیاء کا مسئلہ

عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ابن اللہ اور اللہ ثابت کرنے اور مسئلہ کفارہ کو درست قرار دینے کے لئے تمام انبیاء اور رسل کو غیر معصوم اور گناہ گار قرار دے دیا۔ اور افسوس ہے۔ کہ اُن سے متاثر ہو کر مسلمانوں نے بھی اس گندے عقیدے کو اختیار کر لیا۔ اور وہ بھی عیسائیوں کی طرح انبیاء علیہم السلام کی طرف گناہ منسوب کرنے لگ گئے۔ حالانکہ اگر انبیاء کو جو دُنیا میں پاکیزگی کا نمونہ بناکر بھیجے جاتے ہیں گناہ گار مانا جائے تو پھر خدا تعالےٰ کے تقدس پر بھی الزام عائد ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کی بھی اصلاح کی۔ اور فرمایا:-

"وحی الٰہی وہ خدا کی پاک کلام ہے۔ کہ جس میں منزل علیہ کی طہارت تامہ۔ اور قابلیت کاملہ شرط ہے۔ کیونکہ جو شخص طرح طرح کے اغشیہ جسمانی۔ اور اہویہ نفسانی سے محجوب ہے۔ اس میں اور مبدا پاک میں پرلے درجہ کی دُوری واقع ہے۔ کہ جس سے وہ قابل افاضہ الہام الٰہی ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ پس جب تک ایک نفس کو ہر ایک قسم کی نالائق باتوں سے تنزہ تام حاصل نہ ہو جائے۔ تب تک وہ نفس قابلیت فیضانِ وحی کی پیدا نہیں کرتا . . . . اور جب تنزہ تام شرط ہے۔ تو پھر نبیوں کو اعلےٰ درجہ کے پاک یقین کرنا چاہیئے کہ جس سے زیادہ تر پاکی نوع انسان کے لئے متصور نہیں"
(براہین احمدیہ حاشیہ ص۱۰۵-۱۰۶)

پھر فرماتے ہیں:-
"عیسائی لوگ اصولِ حقہ کو کھو بیٹھے ہیں۔ اور ساری صداقتیں صرف اس خیال پر قربان کر دی ہیں۔ کہ کسی طرح حضرت مسیح خدا بن جائیں۔ اور کفارے کا مسئلہ جم جائے۔ سو چونکہ نبیوں کا معصوم اور مقدس ہونا ان کی عمارت کو گراتا ہے . . . . . پس ناچار انہوں نے بابا سے پیار کرکے حق کو چھوڑ دیا۔ نبیوں کی اہانت روا رکھی۔ پاکوں کو ناپاک بنایا . . . . اسی خود غرضی کے جوش سے انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا۔ کہ اس سے فقط نبیوں کی توہین نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا کی قدوسی پر بھی حرف آتا ہے۔ کیونکہ جس نے نعوذ باللہ ناپاکوں سے ربط ارتباط اور میل ملاپ رکھا۔ وہ آپ بھی کہاں کا پاک ہوا؟" ([illegible] حاشیہ ص۱۷۶)

اشعار میں فرماتے ہیں ؎

ہر رسولے آفتاب صدق بُود
ہر رسولے بود مہر انورے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بڑھکر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس عقیدہ کو بھی قبولیت عامہ حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ مصر کے ایک مصنف لکھتے ہیں۔

عصمۃ الانبیاء فی التبلیغ واداء امانۃ الوحی قضیۃ فرغ العلماء منھا.... غیران الوحی لا یلازم الانبیاء فی کل عمل یصدر عنھم وفی کل قول یبدا منھم فھم عرضۃ للخطأ یمتازون عن سائر البشر بان اللہ لا یقرھم علی الخطاء بعد صدورہ ویعاتبھم علیہ احیاناً (حیات محمد دیباچہ صط)

یعنی اپنے فرض کی ادائگی میں انبیاء کا معصوم ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو علماء نے قبول کیا ہے۔ ہاں انبیاء سے اجتہادی غلطی ہوتی ہے۔ لیکن اس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔ اب یہ نظریہ بالکل وہی ہے جو اس مسئلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے۔

موعود ادیان ایک ہی شخص ہے

ساتویں بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمائی یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے پیرو آخری زمانہ میں ایک مصلح کی آمد کے منتظر ہیں۔ مگر ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ وہ مصلح ہم میں سے آئیگا۔ اور ہمارے مذہب کو ہی باقی تمام مذاہب پر غالب کرے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقلاً اور نقلاً دونوں طرح ثابت کیا۔ کہ در اصل آنے والا ایک ہی ہے۔ اور وہ مذہب اسلام ہے۔ جس میں وہ موعود مصلح آئے گا۔ کیونکہ اسلام ہی کی تعلیم ایسی ہے جو فیھا کتب قیمۃ کی مصداق ہے۔ اور تمام مذاہب کی صحیح تعلیموں کی جامع ہے اور اسلام میں موعود کی بعثت سب مذاہب کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام ان سب مذاہب کا خلاصہ ہے۔ ورنہ یہ بات تو عقلاً بھی درست نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک وقت میں ہندوازم عیسائیت اور اسلام وغیرہ مذاہب ایک دوسرے پر غالب آئیں۔ پس لازماً یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ عقلاً اسلام کا ہی نظریہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا صحیح اور درست ہے۔

پھر جب ہم نقلاً دیکھتے ہیں۔ تو بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ آخری زمانہ کے مصلح کی نسبت جو علامات ان مذاہب میں بیان کی گئی ہیں وہ ملتی جلتی ہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے زمانہ میں ہی پوری ہوئی ہیں مثلاً مصلح کی آمد کے زمانہ کے بارہ میں ہندو دھرم میں یہ علامت بیان کی گئی ہے۔ "جب جب بھی دھرم کو زوال اور بے دینی کو ترقی ہوتی ہے۔ تب تب میں اوتار لیتا ہوں"۔

(گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷)

اسی طرح مہابھارت میں اوتار کے زمانہ کی یہ علامات بیان کی گئی ہیں۔

"اندھا دھند ادھرم کی عملداری۔ جھوٹ فریب۔ ایذارسانی۔ غصہ۔ لالچ وغیرہ کا دور دورہ انسان کو خراب افعال سے رغبت اور نیک اعمال سے نفرت۔ جب تپ (عبادت و ریاضت) پوجا پاٹھ ایسے تمام نیک کاموں کا برہمنوں تک کا چھوڑ دینا۔ دولت ہی کے فکر میں اندھے رہنا۔ شودروں کا عروج۔ بدچلنی کا زور شرابخانے آباد۔ عبادت خانے سنسان۔ دھرم کو فضول اور واہیات سمجھنا وغیرہ وغیرہ

عیسائیت میں جو علامت بیان کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔ لڑائیاں ہونگی قوم پر قوم چڑھائی کریگی۔ جگہ جگہ کال پڑینگے بھونچال آئیں گے۔ بے دینی بڑھ جائے گی۔ جیسے بجلی پورب سے کوندھ کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے (یعنی گرہن لگے گا) آسمان سے ستارے کثرت سے گرینگے وغیرہ (متی باب ۲۴-۲۵)

اسلام نے جو علامات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں۔ بے دینی پھیل جائے گی۔ آفات آئینگی علماء کی حالت بدتر ہوگی۔ نئی سواریاں نکل آئیں گی۔ چاند کو گرہن لگے گا۔

غرض سب مذاہب کی مصلح موعود کے بارہ میں بیان کردہ علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والا ایک ہی تھا اور اس کے آنے کا زمانہ یہی ہے۔ پھر بانی اسلام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس حقیقت کی طرف لا المھدی الا عیسیٰ کے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ مہدی اور عیسٰے دو الگ الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ اور علامات کی وجہ سے ہندو عیسائی اور مسلمان وغیرہ متفق ہیں۔ کہ اس مصلح کی آمد کا زمانہ یہی ہے۔ چنانچہ عین ضرورت کے وقت جبکہ تمام اقوام منتظر تھیں۔ خدا نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے کہا ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اور آپ نے سب قوموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برس سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں۔ کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں ..... یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

نیز فرماتے ہیں۔

"خدا نے میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔ اور ہر ایک نبی کی صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو مگر خدا نے یہی پسند کیا۔ کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ .... خدا نے کسر صلیب کے لئے میرا نام مسیح رکھا۔ تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا۔ اور اس کو زخمی کیا تھا۔ دوسرے وقت میں مسیح اس کو توڑے۔ مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ.....

مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں... چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے ..... اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں..... خدا تعالےٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵)

غرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیشک وہ عقائد ہی ہیں جن کی وجہ سے ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام غالب آئیگا۔ اور خدا کے فضل سے غالب آرہا ہے۔ قوموں میں صلح و اتحاد پیدا ہوگا۔ توحید باری تعالےٰ قائم ہوگی۔ اور مخلوق اپنے خالق سے تعلق پیدا کرے گی۔ کیونکہ یہی حقیقۃً وہ عقائد ہیں جنہیں صحیح عقل بھی تسلیم کرنے کو تیار ہے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وہ غرض پوری ہوگی۔ جو آپ کے ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اسکو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھوں سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کروں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں.... اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔" (لیکچر اسلام صفحہ ۳۴)

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان توجہ کریں

میں بذریعہ اخبار "الفضل" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ جب سے بجلی قادیان میں آئی ہے۔ مجھے اس بات کا خیال تھا کہ جس طرح ہو سکے ہائی سکول کے چاہ میں بجلی کا پمپنگ سٹ لگا دیا جائے۔ تاکہ باغ اور فیلڈوں کی حالت بہتر ہو سکے۔ گذشتہ سال خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمیں اس بات کی توفیق ملی۔ کہ ہم نے نہ صرف چاہ میں بجلی کا پمپنگ سیٹ لگوا دیا۔ بلکہ سکول اور بورڈنگ کے احاطہ میں اپنا وائرنگ کرا کر بلک سپلائی کی منظوری حاصل کی۔ اور اس طرح بہت کم نرخ پر روشنی اور موٹر کے لئے بجلی کی طاقت کا انتظام ہو گیا۔ احاطہ سکول میں موٹر پمپ لگنے سے قبل بذریعہ رہٹ پانی لیا جاتا تھا۔ مگر رہٹ کے ذریعہ ہمیں صرف پندرہ سو گیلن فی گھنٹہ پانی مل سکتا۔ اور یہ پانی باغ اور درختوں کی ضروریات کے لئے کافی نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ بورڈران کو بھی پانی کی قلت رہتی تھی۔

اس وقت سکول کے چاہ میں پمپنگ سٹ لگنے سے ہمیں فی گھنٹہ دس ہزار گیلن کے قریب پانی مل رہا ہے۔ اور اس وجہ سے نہ صرف باغ کی حالت آگے سے بہتر ہو گئی ہے بلکہ احاطہ سکول کے تمام درختوں کو وافر پانی مل رہا ہے۔ اور حسب ضرورت کھیلنے کی فیلڈوں کو بھی پانی دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کے رہنے والے طالبعلموں کو جو پانی کی قلت رہتی تھی وہ دور ہو گئی۔ اور اب ان کے نہانے اور دیگر ضروریات کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی پانی مل سکتا ہے۔

سکول کا کنواں اس قدر پانی دینے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ کنوئیں کی پانی دینے کی استعداد پندرہ سو گیلن فی گھنٹہ سے زیادہ کی نہ تھی۔ اس وجہ سے قریباً سات سو روپیہ خرچ کر کے اس میں محکمہ زراعت کے بورنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ بور کرا دیا گیا۔ اور سکول کے احاطہ کی وائرنگ اور موٹر پمپ کے لگوانے پر اٹھارہ سو روپیہ سے زائد خرچ ہوا۔

اس کے علاوہ بورڈروں کی سہولت کے لئے کنوئیں کے پاس تیس فٹ اونچی ٹینکی بنوائی گئی۔ جس میں ڈیڑھ ہزار گیلن پانی بیک وقت رہ سکتا ہے۔ اور اس ٹینکی کے ذریعہ نہ صرف بورڈنگ کے اندر پانی دیا جاتا ہے۔ بلکہ باورچی خانہ کو بھی اور لیٹرینز کی صفائی کے لئے بھی پائپ لگائی گئی ہے۔

صدر انجمن کی مالی حالت ایسی نہیں کہ وہ دیگر اہم کام روک کر سکول کی اس ضرورت کو پورا کر سکتی۔ مگر پھر بھی اس کی طرف سے اس غرض کے لئے سکول کو مبلغ نوصد روپیہ کی رقم دی گئی۔ باقی رقم قرض اور سکول کے بعض پرائیویٹ فنڈوں سے پوری کی گئی۔

گذشتہ سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے بچوں کی صحت بہتر بنانے کے سلسلہ میں خاص کھیلوں کی تحریک فرمائی۔ تاکہ جماعت کے بچے صحت کے اعلےٰ معیار پر پورے اتر سکیں اور قوم کے لئے مفید بن سکیں۔

انہی تحریکات میں حضور نے دیگر ورزشوں کے ساتھ تیرنا سیکھنے کی تحریک فرمائی دیگر ورزشوں کا سامان تو بآسانی مہیا ہو سکتا تھا۔ مگر تیرنا اس وقت آ سکتا ہے۔ جب تیرنے کے لئے تالاب ہو۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ موسمی تعطیلات سے قبل ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اساتذہ کی نگرانی میں تیرنے کے لئے تالاب کی کھدائی شروع کرا دی۔

اس میں طالبعلموں نے نہایت خوشی اور محنت سے کام کیا۔ اور چند روز میں ہی اس تالاب کی کھدائی مکمل کر دی۔ ہمارے پاس تالاب بنانے کے لئے کوئی فنڈ نہیں تھا۔ اور انجمن کی مالی تنگی کی وجہ سے وہاں سے بھی کچھ ملنے کی امید نہ تھی۔ مگر یہ کام بھی ایسا تھا۔ کہ جس کو پانی کا انتظام ہوتے پیچھے ڈالنے کو جی نہ چاہتا تھا۔

جلسہ سے کوئی ایک ماہ قبل ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ٹینک کو مکمل کرنے کے لئے مجھے دوبارہ تحریک کی۔ اور خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے میں نے اس کام کو شروع کرا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ ایام جلسہ میں سکول کے پرانے طلباء کو میں تحریک کروں۔ کہ وہ اس تالاب کے لئے چندہ دیں۔ مگر جلسہ کی مصروفیت کی وجہ سے بہت ہی کم دوستوں کو مل سکا۔ مگر جن دوستوں سے میں ملا انہوں نے اس کام پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور امداد کا وعدہ کیا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے۔ کہ دوست گھروں کو واپس جا کر اپنی بات کو بھولے نہیں۔ اور بعض دوستوں کی طرف سے بغیر کسی یاددہانی اور مطالبہ کے روپیہ آنا شروع ہو گیا ہے۔ ایسے چندوں کا وقتاً فوقتاً اعلان اخبار میں کیا جائے گا۔

مگر میں نے ضروری جانا کہ جن دوستوں کو اس تحریک کا علم نہیں۔ ان کو بذریعہ اخبار یہ تحریک پہنچا دوں جو اخراجات ہم نے اس وقت تک کئے ہیں۔ اور آئندہ سال اس کام کی تکمیل کے لئے جن کی توقع کی جاتی ہے اس کو میں یہاں درج کرتا ہوں۔ اور اپنی اپنی امداد کی تعیین اولڈ بوائز پر چھوڑتا ہوں۔ تا وہ اپنی ہمت اور حالات کے مطابق جو امداد ہو سکے کریں۔

احاطہ سکول کی وائرنگ اور موٹر پمپ / ٹینکی	۲۵۰۰
	۲۰۰/۰/۰
تیرنے والا تالاب	۲۰۰۰/۰/۰

ان کے علاوہ تالاب کے ارد گرد دیوار بنائی جائے گی۔ اور ساتھ ایک کپڑے بدلنے کا کمرہ۔ بورینل اور شاور باتھ لگائے جائیں گے۔

اس کا متوقع خرچ	۱۵۰۰/۰

اس طرح یہ کل میزان چھ ہزار تین صد (۶۳۰۰) روپیہ بنتی ہے۔

اس میں سے صدر انجمن احمدیہ کا عطیہ مبلغ نوصد روپیہ ہے۔ اور باقی رقم جس کی ہمیں ضرورت ہے ۵۴۰۰/ روپیہ ہے۔ اگر ہمارے سکول کے اولڈ بوائز توجہ کریں۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اور ان کی ذراسی توجہ سے ایک نہایت مفید کام سرانجام پا سکتا ہے۔

احباب اپنی رقوم چندہ ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے نام بھجوائیں۔ آخر میں دوستوں کو میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ نہ صرف خود اس کام کے لئے چندہ دیں۔ بلکہ دوسرے اولڈ بوائز کو بھی تحریک کریں۔

فجزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا شریف احمد
ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

تقسیم انعام

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے زیر اہتمام دو انواع کے تقریری مقابلے ہوئے۔ پہلے میں مصلح الدین صاحب پٹیالوی اول۔ اور محمد خلیب صاحب ہزاروی دوم اور دوسرے میں چوہدری اسد اللہ خانصاحب سرگودھی اول اور چوہدری محمد منور صاحب ملتانی دوم رہے۔ ۱۴ جنوری کا بعد نماز مغرب صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اول اور دوم رہنے والوں کو اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم فرمائے۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان

مندر پرویش بل اور سناتن دھرمی

سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لئے ہندوؤں نے بہت تگ و دو اور کوشش سے اور اچھوتوں کو اپنی جداگانہ اور مستقل حیثیت قائم کرنے پر آمادہ پاکر ان کی اشک شوئی کی بعض صورتیں تجویز کی تھیں۔ مثلاً بعض مندروں میں داخلہ کی اجازت چنانچہ مدراس گورنمنٹ نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک مندر پرویش ایکٹ بنایا۔ لیکن ہندوؤں میں ابھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو سیاست پر اپنے مذہب کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور وہ اس قسم کی اصلاحات کی حتی المقدور مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کانگرسی وزارت کے تعطل کے بعد مدراس کے قدامت پسند ہندوؤں نے حکومت کو ایک میموریل ارسال کیا۔ جس میں درخواست کی گئی۔ کہ اس ایکٹ کو منسوخ کردیا جائے۔ کیونکہ اس سے ہندو مذہب میں مداخلت ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ جن مندروں کو اچھوت داخل ہوکر ناپاک کرچکے ہیں۔ ان کی دوبارہ شدھی کی اجازت دی جائے۔ ۱۳؍ جنوری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے ان لوگوں کو جواب دیا گیا ہے کہ ان کی خواہشات کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس ایکٹ میں یہ بات شامل ہے۔ کہ کسی رواج یا روایت کا اس کے خلاف ہونا اس بل پر اثر انداز نہیں ہوسکے گا۔ اور اگر قانوناً کوئی گنجائش ہو۔ تو بھی حکومت اس کے لئے تیار نہیں کیونکہ اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کے حق سے محروم کرنا اس کے نزدیک شدید بے انصافی ہے۔ مندروں کے منتظمین اگر چاہیں۔ تو مندروں کی شدھی وغیرہ کی رسوم ادا کرسکتے ہیں۔ لیکن اس امر کی کوئی گارنٹی نہیں کی جاسکتی۔ کہ کوئی اچھوت کسی مندر میں دوبارہ داخل نہیں ہوگا۔ اس جواب کے آخر میں لکھا ہے۔ گورنر کو اس امر کا پورا پورا احساس ہے کہ سابق حکومت نے جو صورت پیدا کی تھی۔ اسے قائم رکھنا نہایت ضروری ہے

یہ جواب ان فدائیان ہندو ازم کے لئے باعث اطمینان ہیں۔ چنانچہ مشہور سناتن دھرمی لیڈر راؤ صاحب سیتا آئر نے وائسرائے کو تار دیا ہے۔ کہ مدراس گورنمنٹ کا یہ جواب سناتن دھرمیوں کے لئے سخت مایوس کن ہے۔ اس لئے آپ اس معاملہ میں مداخلت کر کے اس ایکٹ کو منسوخ کرادیں۔

بدھ وفد ہندوستان میں

کلکتہ سے ۱۲؍ جنوری کی اطلاع ہے کہ چین کے بعض ممتاز بدھوں کا ایک وفد ہندوستان آیا ہے۔ یہاں سے وہ برما اور سیلون بھی جائے گا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ اس وفد کے لیڈر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ چین۔ ہندوستان اور تبت کے باہم تعلقات بہت گہرے ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا تمدن اور رواج ایک ہی قسم کے ہیں۔

سندھ کے ہندو

سندھ میں گذشتہ دنوں جو فسادات ہوئے۔ اور بعض دیہات میں ہندوؤں کو ڈاکوؤں اور چوروں کے مظالم کا شکار ہونا پڑا۔ اس کی شکایات پہنچنے پر گاندھی جی نے لکھا تھا۔ کہ اگر سندھ میں ہندو محفوظ نہیں ہیں۔ تو وہاں سے ہجرت کر آئیں اس پر آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جنرل سکرٹری نے گاندھی جی کو لکھا ہے۔ کہ دس لاکھ انسان ایک صوبہ سے منتقل ہوکر کہاں جاسکتے ہیں۔ اگر آپ صرف اسی ایک بات پر غور کرتے۔ تو اس تجویز کے نامعقول ہونے کا احساس آپ کو ہوجاتا۔ اس کے بجائے آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ مسلمانوں کو پُرامن رہنے کا مشورہ دیتے۔ سندھ کے مفسدہ پردازوں کے حوصلے اس لئے بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ آج تک ان کے افعال کی مذمت کسی نے نہیں کی۔ اگر اس صوبہ میں ایسے لیڈر آئیں۔ جو ان مظالم کی واضح الفاظ میں مذمت کریں۔ تو ان کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

صوبہ سندھ کی متعدد ہندو آرگنائزیشنوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موجودہ وزارت کے سامنے بعض مطالبات رکھے جائیں۔ اگر وہ آئندہ سیشن تک منظور نہ کئے جائیں تو ہندو ممبر اس کی حمایت سے دست بردار ہوجائیں۔ مطالبات یہ ہیں۔ کہ فسادات کے دوران میں جن پولیس افسروں نے اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی کی۔ ان کو موقوف کیا جائے۔ صوبہ میں تشدد کی روح کو تقویت پہنچانے والوں کے لئے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ منزل گاہ کے جھگڑے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی غرض سے ایک غیر جانبدار ٹربیونل مقرر کیا جائے۔ جن مقامات پر ہندوؤں کو نقصان پہنچا ہے۔ وہاں تعزیری پولیس قائم کی جائے۔ جس کے اخراجات مسلمانوں پر ڈالے جائیں۔

سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ ہندو پارٹی کے ساتھ تعاون کرے۔ مسلمان وزیر اعظم نے ایک تازہ تقریر میں کہا ہے۔ کہ کانگرس پارٹی کا لیڈر میرے خلاف سازباز میں شریک ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ذاتی اختلاف کی بناء پر ہورہا ہے

سندھ کی اوم منڈلی

سندھ کی حکومت اور وہاں کے ہندوؤں کے حالات کے ضمن میں یہ خبر بھی ناموزوں نہ ہوگی۔ جو معاصر پرکاش نے شائع کی ہے۔ کہ حکومت سندھ اوم منڈلی کو ختم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ وہ ختم ہوچکی ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ دادا لیکھراج کی خفیہ سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ایک شادی شدہ ہندو عورت اپنے خاوند اور تین بچوں کو چھوڑ کر اوم منڈلی میں جا پہنچی۔ اس کی ماں اور بہن پہلے سے مقیم وہاں ہیں۔

پرکاش لکھتا ہے۔ "ہم سمجھتے ہیں۔ کہ منڈلی ختم ہوچکی۔ لیکن نہیں۔ درحقیقت یہ لعنت تبھی ختم ہوسکتی ہے۔ جب خود استریوں کو سیدھی سپاٹ دعقل سلیم حاصل ہو اور وہ سمجھ سکیں۔ کہ پتی کو پرمیشور کہ پتی پالن کرنے سے بڑھ کر دوسرا کوئی دھرم نہیں؟

علاقہ بنوں کے ہندوؤں کی والنٹیر کور

ہندو نیم فوجی ادارے قائم کرنے میں ان دنوں جس سرگرمی سے کام لے رہے ہیں۔ اس کا مجمل ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جاچکا ہے۔ تازہ خبر اس سلسلہ میں یہ ہے کہ علاقہ بنوں کے ہندوؤں اور سکھوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دفاعی ضروریات کے پیش نظر ایک مسلح والنٹیر کور بنائی جائے۔ اور حکومت نے بھی اس بات کو منظور کرلیا ہے۔ کہ انہیں آتشیں اسلحہ کے لائسنس اور ان کے استعمال کی ٹریننگ کے لئے سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ صوبہ سرحد میں آئے دن اغوا کی جو وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے انسداد کا بہترین طریق یہی ہے۔ سرکاری طور پر اس کے لئے جو انتظامات ہیں۔ ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

ہندوؤں کا وفد بیرونی ممالک میں

اس ماہ کے شروع میں ہندو مہاسبھا کا جو اجلاس کلکتہ میں منعقد ہؤا۔ اس میں مسٹر ساورکر صدر نے اعلان کیا ہے کہ ہندو سبھا کا ایک وفد عنقریب چین وجاپان کے دورہ کے لئے بھیجا جائے گا۔ جو ان ممالک کو ہندوستان کے ہندوؤں کی طرف سے محبت کا پیغام دیگا اور ان کے ساتھ روابط پیدا کرنے کی عملی کوشش کرے گا۔

بیرون ہند کی احمدی جماعتوں اور افراد کے شاندار وعدے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کی قربانیوں میں جس مومنانہ شان سے احمدیہ جماعت نے اپنے موعود خلیفہ کے حضور لبیک کہا ہے۔ وہ تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھا جاوے گا۔ بالخصوص پچھلے سال کی تحریک میں جن جماعتوں نے اس وقت تک وعدے پیش کئے ہیں۔ عام طور پر اضافہ کے ساتھ ہیں۔ ہندوستان کی جماعتوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے۔ اس کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

گذشتہ کسی اخبار میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں بالعموم اپنے وعدے ہندوستان کی جماعتوں کی میعاد کے ساتھ ہی حضور کے پیش کر دیا کرتی ہیں۔ اور کہ سال ششم میں بھی انہیں اپنے اسی طریق پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اور کہ جو وعدے افراد کے بیرون ہند سے پیش ہو چکے ہیں۔ وہ قابل تعریف ہیں۔

اس ہفتہ میں جماعت میگاڈی کا شاندار وعدہ جو ۹۷/۱۰ شلنگ کا ہے حضور کے پیش ہوا۔ جس میں ڈاکٹر محمد شاہنواز صاحب نے سال پنجم کے وعدے پر دس فیصدی اضافہ کیا۔ ۴۳ شلنگ ان کی اہلیہ صاحبہ کے ہیں۔ پندرہ شلنگ ڈاکٹر صاحب نے اپنے والد مکرم چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم کی طرف سے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے والد صاحب کی گذشتہ پانچ سال رقم یکمشت ادا کر چکے ہیں۔ شیخ غلام سرور صاحب جبطہ کا وعدہ ۱۵/۱۱ شلنگ خواجہ جمیل احمد صاحب کا ۱۵/۱ شلنگ اور سید محمد اقبال شاہ صاحب کا وعدہ معہ اہلیہ ۱۰۰/۰ شلنگ ہے۔

اس فہرست میں شامل تمام احباب نے کوشش کی ہے۔ کہ ان کے وعدے زیادہ سے زیادہ مارچ ۱۹۴۰ء تک پورے ہو جائیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا چندہ جس قدر جلدی ادا ہو جائے اتنا ہی زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ان کے وعدوں کی مکمل فہرستیں شاندار اضافہ کے ساتھ کم از کم فروری کے پہلے ہفتہ میں حوالہ ڈاک ہو جائیں۔

نیروبی کی جماعت سے مکرمی قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے معہ اہل و عیال سال ششم کا وعدہ ۳۶۴/۰ شلنگ کا حضور کے پیش کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

کلکتہ کی جماعت سے محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان کا وعدہ ۱۲۵/۰ روپے کا جو گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہے۔ حضور کے پیش ہوا۔

بنگال کی جماعتوں کو اپنے شاندار وعدے بھیجنے میں خاص توجہ کرنی چاہئے۔

برما سے جناب ڈاکٹر گوہر الدین صاحب کا ۲۰۶/۰ روپے کا خوشی محمد صاحب کپور تھلوی کا ۵/۸ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب کا ۱۴/۰ روپے کا وعدہ حضور کے پیش ہوا۔ ان تمام احباب کے وعدے اضافے کے ساتھ ہیں۔ برما کی جماعتوں کو وعدوں کے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے۔

برما کے مبلغ مولوی احمد خان صاحب نسیم کا وعدہ مبلغ ۵۱/۰ کا حضور کے پیش ہو چکا ہے۔ جو اضافہ کے ساتھ ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ملازمت کیلئے چند جگہیں

ایک محکمہ میں چند جگہیں نکلی ہیں۔ ایسے دوست جو B.A آنرز یا B.S.C یا M.A ہوں درخواستیں سرنامہ چھوڑ کر جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ عمر ۲۰ سال سے ۲۶ سال تک ہو۔

ناظر امور خارجہ

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گذشتہ فہرست کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

۱- شیخ نیاز محمد خانصاحب انسپکٹر پولیس میرپور (سندھ) (۱) حضرت اقدس کے چند موئے مبارک (۲) حضور کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی نظم

"اک نشان ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد ٭ جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار"

(۳) کتاب البریہ جس کے ٹائیٹل پیج پر حضرت اقدس نے اپنے دستخط فرما کر والد صاحب مرحوم کو تحفۃً عطا فرمائی تھی۔ (۴) حضرت اقدس کی ایک گرم صدری کے دو ٹکڑے۔ (۵) ایک بڑا چغہ۔

۲- حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ لیگوس (افریقہ) (۱) حضور علیہ السلام کے گرم کوٹ کے چند ٹکڑے

۳- چوہدری حسین بخش صاحب خانپور۔ ریاست پٹیالہ (۱) خاکی رنگ کا ایک اونی رومال

۴- جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند (سندھ) (۱) کتاب "ضرورۃ الامام" جس پر حضرت اقدس کے دستخط ہیں۔

۵- مولوی عبدالواحد خان صاحب خیر نگر۔ میرٹھ (۱) گرم واسکٹ کا ایک ٹکڑا۔

۶- مرزا عبدالکریم صاحب قادیان۔ (۱) ایک ٹکڑا خاکی قمیص کا۔ (۲) ایک ٹکڑا سرخ رنگ کے گرم کپڑے کا۔

۷- منشی سراج الدین صاحب خانپوری ثم کانپوری (۱) حضور علیہ السلام کی ریش مبارک کے چند بال۔

ناظر تالیف و تصنیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا ایک نشان

میری تعلیم صرف انگریزی مڈل تک ہے۔ ملٹری میں تقریباً دو سال ڈریسر رہا۔ جب ۱۹۱۹ء میں افغانستان کی لڑائی ختم ہوئی تو مجھے ڈسچارج کر دیا گیا۔ پھر میں نوکری کے لئے مارا مارا پھرتا رہا۔ اور حضور کو دعا کے لئے لکھنا شروع کر دیا۔ اور ریلوے پولیس میں کنسٹیبل بھرتی ہو گیا اور تقریباً ۲½ سال ملازمت کرنے کے بعد سارجنٹ سوم ہو گیا۔ ۱۹۲۹ء میں میں کراچی سی۔ آئی۔ ڈی میں کام کر رہا تھا۔ کہ میں نے اخبار میں پڑھا۔ واچ اینڈ وارڈ برانچ ریلوے میں کھلنے والی ہے۔ اور سب انسپکٹر انسپکٹر وغیرہ اس میں رکھے جائیں گے۔ میں نے درخواست دے دی اور حضور کو دعا کے لئے لکھا۔ مجھے سلیکشن کے لئے بلایا گیا۔ میرے مقابلہ پر سلیکشن بورڈ کے روبرو بی۔ اے اور کئی ایک وکیل تھے۔ اور کئی ایک ریلوے کا تجربہ رکھنے والے اور ملٹری ہیڈ ریلوے کے کلرک۔ اور انسپکٹر کرشل برانچ کے تھے۔ میں نے حضور کو متواتر خط دعا کے لئے لکھنے شروع کئے۔

جب سب پیش ہو گئے تو میری باری آئی۔ مجھے انہوں نے صرف انگریزی میں یہ پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے۔ اور موجودہ تنخواہ کیا ہے۔ اور کیا کام کرتے ہو۔ اور مجھے منتخب کر لیا۔ میں نے اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کیا۔ اور نیم پاگل سا ہو گیا۔ کیونکہ میں گھبراتا تھا۔ کہ اس پوسٹ پر سب کام انگریزی میں کرنا ہے۔ اور مجھے انگریزی آتی نہیں۔ میں کیا کام کروں گا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے مجھے انگریزی بھی خود سکھا دی۔ ابھی میری ملازمت کے تقریباً ۶ ماہ ہی گذرے تھے کہ میرے افسر نے میری ڈائری بطور نمونہ سب انسپکٹروں اور انسپکٹروں کے پاس بھیجی اور ان کو ہدایت کی کہ ایسا کام کیا کرو۔ ۱۹۳۲ء میں پھر ریلوے میں اکانمی شروع ہو گئی۔ اور لاہور سے حکم آ گیا۔ کہ سب انسپکٹروں کی پوسٹ اڑا دی جائے۔ بعد میں ہمیں حکم آ گیا۔ کہ سب انسپکٹروں کو ... کی اسامی کے لئے چانس دیا جائے گا۔ اور حضور کو دعا کے لئے تار دیا۔ چنانچہ حضور کی دعا سے اللہ تعالےٰ نے مجھے کامیاب کیا۔ خاکسار۔ علی احمد انسپکٹر ریلوے واچ اینڈ وارڈ نوشہرہ سٹیشن۔